

سیرت النبی ﷺ کے قدیم و جدید مصادر: ایک مطالعہ
A Study of Early and Modern Sources of *Sīrah* of The Prophet

Dr. Hafiz Jamshed Akhtar

*Lecturer, Department of Islamic Studies Ghazi University,
Dera Ghazi Khan*

Muhammad Farooq Iqbal

*Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan*

Talib Hussain

*M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies, Minhaj
University, Lahore*

Abstract

The life of the Messenger of Allah ﷺ is related to the entire humanity. This is the reason that much has been written on the life and biography of Prophet Muhammad (peace be upon him). From the beginning, the authors of the biography have written in different ways on the biography of Prophet Muhammad (peace be upon him). It has always been the dream of every Muslim to have the honor of writing the biography of his Prophet. No one can compete with this pride of Muslims until the Day of Judgment that they preserved every word of the circumstances and events of their Prophet with the inquiry that no one The conditions of the person have not been recorded with such comprehensiveness and care till date and cannot be done in the future. Not only Muslims, but also non-Muslims are seen in praise and description of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and mention of him. For Muslims, the study of

biographies is not just an academic awareness, but an important religious necessity, while the nature of biographical studies for non-Muslims may be somewhat different. His (peace and blessings of Allah be upon him) achievements are very interesting and surprising for historians. Those non-Muslims who have hatred and hatred against Islam and the Prophet of Islam, the purpose of studying their biography is to gain awareness of the real facts and distort and present the same events and present these events in their own color contrary to the reality. Despite all this, the most written and read in the world with reference to the biography of Muhammad, the Messenger of Allah, and this is an impressive fact, in this article, the light of ancient and modern sources of biography have been reviewed.

Keywords: Prophet, Biography, Ancient and Modern Sources, Messenger of Allah

تمہید

اسلامی ادبیات میں قرآن کریم کے بعد جو علم خاص امتیاز اور فضیلت کا حامل ہے وہ نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال اور آپ کے احوال کا بیان ہے۔ انبیاء کرام کے سیر و سوانح میں یہ امتیاز صرف نبی کریم ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ اور سنت مطہرہ کا ہر پہلو علمی، عملی اور تحقیقی طور پر محفوظ ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت اور سنت کی حفاظت کے لیے تحریر، حفظ اور ابلاغ کا اہتمام خود رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں شروع ہو گیا تھا۔ ابتدائی طور پر یہ مواد سیر و مغازی اور شہاں کے عنوان سے جمع ہوتا رہا ہے۔ سیرت طیبہ ابتدائی طور پر کتاب المغازی کے نام سے جمع کی گئی۔ جس میں غالب طور پر غزوات کے احوال اور عمومی اعتبار سے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کے تمام احوال کا ذکر ملتا ہے۔ سیدنا عمرو بن زبیرؓ وہ اولین مؤلف مغازی ہیں جن کی کتاب المغازی کا ہمیں سراغ ملتا ہے۔ اس کے بعد سیرت نگاروں کا ایک لانتناہی سلسلہ ہے جن میں ابان بن عثمانؓ، ابن شہاب زہریؓ، ابن اسحاقؓ، موسیٰ بن عقبہؓ، ابن ہشامؓ، محمد بن عمر الواقدیؓ اور محمد بن سعدؓ جیسے جلیل القدر سیرت نگار بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ گزشتہ چودہ صدیوں میں سیرت طیبہ پر لکھے گئے ذخیرہ کی مقدار اور موضوعاتی ترتیب کے لئے بھی کئی جلدوں پر مبنی فہارس مرتب کی جا چکی ہیں۔ ان فہارس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ موضوع کس قدر گہرا اور جاذب نظر ہے۔ اور ہر دور میں اس کی تازگی اور دلچسپی کا معیار کیا ہے۔ دنیا کے ہر کونے میں لکھنے والوں نے اپنی اپنی استطاعت اور بساط کے مطابق اس میں حصہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور یہ کوشش مسلسل جاری ہے۔

دور نبوی تا آٹھویں صدی ہجری کے مصادر سیرت

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے کئی دور کا تیرہ سالہ عرصہ یعنی نبوت کے اعلان سے لے کر ہجرت کے لمحے تک حیات طیبہ کے ایک لمحہ کی حس روداد سیرت طیبہ ﷺ ہی کا مظہر کہلاتا ہے اور متقدمین و متاخرین کا اس پر صحیح اسناد اور مصادر و

مراجع سے ماخذات لے کر تحقیقی کام کرنا بھی سیرت نگاری کے تاریخی پس منظر کو اجاگر کرتا ہے۔ سیرت نگاری کے موضوع پر کام کرتے ہوئے سیرت نگاری کے تاریخی پس منظر کو سامنے رکھنا بہت ضروری ہے۔ سیرت نگاری کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنا کہ دین اسلام کا عرصہ حیات یعنی 1432 سال، سیرت نگاری کی تاریخ سیرت نگاری کا ذکر کرتے ہوئے الاول فلاول، الاقرب، فلاقرب کو ملحوظ خاطر رکھنا۔ بس ضروری ہے اس طرح تاریخ نگاری کا ذکر خود صاحب سیرت طیبہ یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی سے شروع ہو گا۔ آپ ﷺ کے اقوال و افعال، شرعی اور مسنون احکامات و مفردات اور تمام معاملات کا احاطہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کے تمام مسنون اعمال کا ذکر سیرت نگاری کا ایک نہایت اہم باب سمجھا جانا چاہیے اس کے ساتھ ہی قرآن کریم کے نزول مکانی و زمانی کے تمام مندرجات کا دراصل سیرت طیبہ کا ایک زندہ جاوید اور محفوظ و مامون ذریعہ ہے۔ اس سے بھی پہلے نبی کریم ﷺ کے وجود اقدس کے لمحہ پیدائش سے لے کر نبوت پر مبعوث ہونے تک کا تمام عرصہ بھی رسول ﷺ کی سیرت پر ہی مشتمل ہے اسی طرح کئی زندگی کے نبی کریم ﷺ کے 35 سال کے حالات و واقعات آج صحیح اور مستند روایات کی صورت میں سیرت نگاری کے کام کو اس کے اصل اور صحیح تاریخی پس منظر میں بیان کر رہے ہیں جس پر مختصراً مندرجات کا اجمالاً ذکر کیا جاسکتا ہے:

1. پیدائش کے بعد آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کا آپ ﷺ کو کر بیت اللہ میں لانا اور نام نامی محمد ﷺ رکھنا۔
 2. قبیلہ بنو سعد کی خاتون سیدہ حلیمہ سعدیہ کے پاس رضاعت کے سال گزارنا۔
 3. ولادت سے قبل ہی داغ یتیمی سے سرفراز ہونا۔
 4. چھ سال کی عمر میں والدہ محترمہ کی دائمی جدائی۔
 5. دادا عبدالمطلب کا بھی سایہ شفقت اٹھ جانا۔
 6. چھوٹی سی عمر میں ابوطالب کے ساتھ ملک شام کا سفر کرنا۔
 7. لڑکپن میں ہی لایعنی اور فسق و فجور والے کاموں سے دور رہنا۔
 8. جوانی میں پیشہ تجارت اختیار کرنا اور ایک مالدار خاتون حضرت خدیجہ کے مال کی تجارت کرنا۔
 9. پچیس سال کے پر شباب دور میں چالیس سالہ بیوہ خاتون سے شادی کرنا۔
 10. غار حرا میں قیام کی رو داد عظیم۔
 11. جبریل امین کا پہلی وحی لے کر آنا۔
 12. زملونی زملونی کہہ کر اپنی روجہ محترمہ کو پہلی وحی کے حالات بتانا اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر جانا۔
 13. نبوت کے پہلے تین سال خفیہ دعوت پیش کرنا۔
 14. دس سال اعلانیہ دعوت پیش کر کے ہجرت کی صعوبتوں سے گزرنا۔
 15. ہجرت کے بعد مواخات اور معاہدات پر ایک ریاست کھڑی کرنا۔
 16. عادات، عبادات، معاملات، قوانین اور اصلاحات مقرر فرمانا۔
 17. غزوات کی ایک طویل تاریخ کی میراث چھوڑ جانا۔
- ڈاکٹر مفتی محمد مظہر مجلہ السیرۃ العالمی میں سیرت کی اہمیت کے نام سے مضمون لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:
- "حضور ﷺ کی سیرت خواہ وہ عبادات کے متعلق ہو یا عادات سے، ظاہر ہے اس کا اس وقت تک احاطہ

ممکن نہیں جب آپ ﷺ کی سیرت کا علم نہ ہو" ¹
سیرت نبی کریم ﷺ صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین، متقدمین، متکلمین مجتہدین، اولیاء عظام اور مورخین عرب و عجم کے ذریعے آج کی نسلوں تک محفوظ و مامون ہیں حتیٰ کہ سیرت نگاری کی تاریخ عرب سے چلتی ہوئی عجم میں اور بالخصوص برصغیر میں اپنا ایک عظیم مقام رکھتی ہے۔

دور مصطفیٰ ﷺ میں سیرت نگاری

صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کی نجی و مجلسی تمام حیات پر مشتمل معلومات جہاں فرامین رسول ﷺ کی صورت میں بہم پہنچائیں وہاں سیر و مغازی کے واقعات کو سیرت نگاری کے کام کے طور پر بھی آگے بڑھایا۔ سیرت نگاری کا کام تو دراصل رسول ﷺ کی حیات طیبہ میں آپ ﷺ کی مدنی زندگی میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ سیرت نگاری کا کام اسلام کے مدنی دور میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بڑے احسن انداز میں سرانجام دیا جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول ﷺ کی مجلس میں بیٹھے وہ نبی کریم ﷺ سے مواعظ حسنہ سنتے اور جو دنیاوی معاملات کی وجہ سے آپ ﷺ کی مجلس میں شامل نہ ہو سکتے تو ان کو مجلس میں شمولیت اختیار کرنے والے من و عن وہ تمام مواعظ حسنہ سنا دیتے اور خود رسول ﷺ نے بنفس نفیس صحابہ کرام رسول اللہ علیہم اجمعین کو دوا رشادات کے ذریعے ترغیب دی: "بلغوا عني ولو آية" ² "میری طرف سے آگے پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت" "نظر الله امرا منا شيئا فبلغه كما سمعته" ³ "اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسے اسی طرح آگے پہنچایا جیسے سنا تھا" جیسا کی ڈاکٹر جواد علی لکھتے ہیں:

"مدینہ شہر تھا جو رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کی ہجرت گاہ تھا یہی وہ شہر تھا جس نے اسلام کو پناہ دی اور پروان چڑھایا سارے اسلامی علوم پہلے پہل مدینہ ہی میں پروان چڑھے۔ یہاں صحابہ کرام اور ان کے تابعین کی بہت بڑی تعداد آباد تھی جنہوں نے علوم القرآن اور حدیث و مغازی کے حوالے سے بہت کام کیا۔ مدنی سکول پر حدیث اور روایت کے خاص اثرات پڑے یہ "تدقیق اور محافظت" کے لیے معروف ہوا۔ اس مرکز میں روایات کی محافظت حکومت کے شام منتقل ہو جانے کے بعد بھی رہی۔ وہ قریش کے طبقہ اشراف کا گہوارہ ہی نہیں تھا۔ بلکہ ثقافت اسلامیہ کا مرکز بھی بنا۔ یہاں تک کہ علمی قیادت کا خاتمہ بغداد نے کیا چنانچہ بغداد نے سیرت اور مغازی پر جو خاص مدینے کے فنون تھے اور حدیث پر اپنا قبضہ جمایا" ⁴

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فتح مکہ کے موقع پر ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب تھے جن میں سے کثرت کے آثار اقوال میں سیرت و مغازی کے حالات ملتے ہیں اور صحیح اسانید کے ساتھ یہ روایان احادیث بھی ہیں جیسا کہ سجاد ظہیر رقم طراز ہیں:
"جن اسلامی علوم و فنون کی ابتداء مدینہ منورہ سے ہوئی ان میں حدیث اور فقہ کی طرح سیر و مغازی کا علم بھی شامل ہے اور ایسا ہونا بڑا فطری تھا کیونکہ مدینہ میں ہی جہاد فرض ہوا یہیں سے غزوات و سرایہ کی مہمات روانہ ہوتی تھیں اور یہیں واپس آتی تھیں یہ ہزاروں صحابہ مدینہ میں ہی مقیم ہوتے تھے اور سیر و مغازی کے واقعات بیان کرتے تھے" ⁵

دور صحابہ میں سیرت نگاری

صحابہ کرام کو مجلس نبی کریم ﷺ میں کم بیٹھنے کے مواقع ملے وہ ان صحابہ کرام سے ملاقات کر کے جو مجلس رسول ﷺ میں زیادہ وقت گزارتے ان سے رسول ﷺ کے احوال دریافت کرتے اور ان کی غیر موجودگی میں کوئی نئی خبر یا وحی ہوتی تو ان سے پوچھتے اور آگے تک پہنچاتے اس طرح نبی کریم ﷺ کے بعد احوال رسول ﷺ اور اقوال و افعال رسول ﷺ سے متعلق دریافت کرنے کے عمل کو اور بھی مہمیز ملی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کثیر تعداد ایسی تھی جن کو اکثر اوقات نبی کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے کے مواقع حاصل ہوئے لیکن صحابہ کی کثیر تعداد ایسی بھی ہے جو مدینہ سے دور دراز رہائش پذیر ہونے کی بناء پر کبھی کبھی رسول کریم ﷺ کی مجلسوں میں بیٹھتی تھی۔⁶

پہلی صدی ہجری میں سیرت نگاری

مدینہ میں سیرت نگاری کی تصنیف پہلی صدی ہجری کے نصف ثانی سے ہی شروع ہو گئی تھی یہ اسلام میں باقاعدہ تصانیف اور تالیف کا دور تھا اگرچہ سیرت نگاری کا کام ابھی ابتدائی حالت میں تھا۔ صحابہ کرام عموماً سیرت کو نبی کریم ﷺ کے حالات غزوات مراد لیتے تھے علامہ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں کہ:

"محدثین اور مؤرخین نے کتاب السیر کے نام سے رسول اللہ ﷺ کے حالات جمع کئے ہیں جن میں مغازی کا تذکرہ بھی ہوتا ہے البتہ فقہاء کے نزدیک سیرت کے مفہوم میں وہ وسعت نہیں ہے۔ ان حضرات کے نزدیک جہاد اور غزوات میں رسول اللہ ﷺ نے مخالفین کے ساتھ جو معاملہ فرمایا ہے وہ سیرت کے زمرے میں آتا ہے"⁷

چنانچہ اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ فقہاء کے ہاں سیرت کے مفہوم میں وہ وسعت نہیں پائی جاتی تھی جو کہ محدثین و مؤرخین کے نزدیک تھی محدثین و مؤرخین نبی کریم ﷺ کے حالات زندگی پیدائش سے لے کر وفات تک ہر شعبہ زندگی کے تمام معاملات کو سیرت کے زمرے میں لاتے ہیں۔ حافظ ابن حجر العسقلانی کی تحقیق اور تجزیہ کے مطابق:

"ابتداء میں مغازی کی اصطلاح محدود مفہوم کی حامل تھی لیکن بعد میں اس کا مفہوم وسیع ہو گیا اور سیرت کی کتابوں کا نام "کتاب المغازی" پڑ گیا۔ چنانچہ مغازی عروہ بن الزبیر، مغازی بن عثمان، مغازی محمد بن شہاب زہری، مغازی ابن اسحاق، مغازی موسیٰ بن عقبہ اور واقدی وغیرہ سیرت کی کتابیں ہیں اور ان میں مغازی کی طرح رسول ﷺ کے حالات بیان کئے گئے ہیں"⁸

پہلی صدی ہجری میں بہت جلیل القدر صحابہ کرام کا نام سیر و مغازی کے کام کو تکمیل تک پہنچانے میں مشہور و معروف ہیں ابن سعد طبقات الکبریٰ میں لکھتے ہیں:

"طبقة صحابه میں جن حضرات کی روایات کو علم السیر والمغازی بن تداول حاصل رہا ان میں جابر بن عبد اللہ، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عبد اللہ بن عباس، رافع بن خدیج، انس بن مالک اور براء بن عازب کے نام زیادہ نمایاں نظر آتے ہیں۔ ان کے بعد صحابہ میں عتبہ بن عامر جمینی، زید بن خالد جمینی، عمران بن حصینی، نعمان بن بشیر، معاویہ بن ابو سفیان، سہیل بن سعد ساعدی، عبد اللہ بن خطمی، مسلم بن مخلد، ربیعہ بن کعب السلمی، ہند بن حارثہ السلمی، اسماء بن حارثہ السلمی، وہ حضرات ہیں۔ جو سیر و مغازی کے ابتدائی دور تک حیات رہے اور ان سے اس موضوع کی روایات نے رواج پایا۔ سیرت کا بیشتر سرمایہ انہی صحابہ کی بیان کردہ روایات و آثار پر

تابعین، تبع تابعین کے دور کے بنیادی مصادر

تابعین و تبع تابعین نے بطور محدث، فقیہ، مفسر اور مؤرخ کے سیرت نگاری کے کام کو آگے بڑھایا اور باقاعدہ سیرت پر کتب مدون کیں ان میں عروہ بن زبیر، ابان بن عثمان اور محمد بن شہاب الزہری کے نام مشہور ہیں۔ صحابہ کرام کے بعد ان کے تلامذہ یعنی تابعین کا دور ہے جنہوں نے احادیث و آثار اور سیر و مغازی کے واقعات اپنے شیوخ اور خاندانی بزرگوں سے سن کر بیان کیے اس طبقہ میں انصار و مہاجرین اور دوسرے صحابہ کی اولاد کے پاس روایات و آثار کا سرمایہ نسبتاً زیادہ رہا۔ ان کے بعد تبع تابعین کا دور آیا جنہوں نے صحابہ اور تابعین کے علم کو آگے بڑھایا سیرت کا تمام سرمایہ انہی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی روایات، معلومات، اقوال اور آثار سے جمع کیا گیا ہے۔ سیرت نگاری کے کام کا دوسرا دور دوسری صدی ہجری کے وسط میں شروع ہوا۔ علامہ ابن کثیر اپنی کتاب "البدایۃ والنہایۃ" میں عروہ بن زبیر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"عروہ بن زبیر بہت بڑے عالم تھے قابل اعتماد تھے، فن سیر و مغازی کے ماہر تھے اور مغازی کے فن

میں اولین مصنف تھے" 10

عروہ بن زبیر کے شاگرد ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن جن کی تربیت عروہ نے خود کی تھی ان کے راوی اور معلم ہیں ابوالاسود کے بارے میں حافظ ذہبی اپنی کتاب "سیر اعلام النبلاء" میں لکھتے ہیں کہ:

"ابوالاسود نے مصر جا کر عروہ بن زبیر کی کتاب المغازی کی تعلیم انہی کی روایت سے دی" 11

باقاعدہ سیرت نگاری کی ابتداء بھی تابعین کے دور میں ہوئی چونکہ تابعین کے طبقہ اولیٰ اور طبقہ ثانی کی کاوشوں سے اس ضمن میں جو ذہنی و فکری فضاء قائم ہوئی تھی اس کا کتاب صورت میں اظہار فطری عمل تھا۔ لہذا امام زہری کے تلامذہ میں سے کم از کم تین صاحبان علم و دانش موسیٰ بن عقبہ، معمر بن راشد اور اسحاق کی تصانیف کو مقبولیت ملی اول الذکر دونوں حضرات کی کاوشوں کا صرف تذکرہ ہی مستند کتابوں میں ملتا ہے لیکن آخر الذکر کی تالیف کتاب المغازی جو سیر ابن اسحاق کے نام سے معروف ہے مستقبل کے سیرت نگاروں کی توجہ کا مرکز بھی بنی اس لیے اس کو سیرت نگاری میں مقام اولیت ملا لیکن یہ تاثر قطعی غلط فہمی ہے کہ سیرت نگاری کا آغاز دوسری ہجری میں ہوا اس کتاب کو ان کاوشوں سے علیحدہ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا یہ کتاب باقاعدہ سیرت نگاری کی راہ میں نشان اولین ہے۔ سیرت نگاری کے اس دور میں ابان بن عثمان مدنی کا نام بھی مشہور و معروف ہے انہوں نے سیرت نگاری کے شعبہ میں گراں قدر کام سرانجام دیا۔ ان سے متعلق علامہ ابن حجر العسقلانی اپنی کتاب "تہذیب التہذیب" میں رقم طراز ہیں کہ:

"عروہ بن زبیر کے ہم عصر علمائے سیر و مغازی میں ابان بن عثمان کا نام نامی بہت نمایاں ہے آپ کی ولادت

20ھ میں ہوئی آپ نے اپنے والد سیدنا عثمان بن عفان اور سیدنا اسامہ بن زید سے بھی روایات اخذ کی ہیں آپ کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے ان میں محمد شہاب زہری اور مغیرہ بن عبد الرحمن زیادہ مشہور ہیں۔ مغیرہ کتاب المغازی کے راوی ہیں۔ ابان بن عثمان 82ھ سے قبل کتاب المغازی لکھی۔ زبیر نے اپنی کتاب میں لکھا کہ 82ھ میں سلیمان بن عبد الممالک حج کے سلسلہ میں حجاز چلے گئے یہ اس کا ولی عہدی کا دور تھا۔ سلیمان نے ابان بن عثمان، عمرو بن عثمان اور ابو بکر بن عبد اللہ کے ساتھ مدینہ کے متبرک مقامات کی زیارت کی جن جگہوں میں رسول ﷺ نے نماز پڑھی یا صحابہ شہید ہوئے سب کو دیکھا پھر جبل احد اور دیگر مقامات کی زیارت کرتا ہوا قبائک گیا اور ہر مقام کے بارے میں ابان بن عثمان اور دیگر اہل علم سے معلومات حاصل کرتا رہا۔ اور یہ حضرات اس کو تفصیلات بتاتے رہے۔ قبائک چکر سلیمان بن عبد الممالک نے ابان بن

عثمان سے کہا کہ آپ میرے لیے نبی کریم ﷺ کی سیر و مغازی کتابی شکل میں مرتب و مدون کر دیں۔ ابان نے جواب دیا کہ میں پہلے ہی اس موضوع پر روایات جمع کر چکا ہوں سلیمان بن عبد الممالک نے اس کتاب کو نقل کرنے کا حکم دیا۔ بلکہ دس کاتبوں کو مقرر کر کے کتاب ان کے حوالے کر دی اور انہوں نے کھال میں اسے نقل کر دیا"¹²

دوسری صدی ہجری کے بنیادی مصادر

اس صدی ہجری میں سیرت نگار اور محدثین سیرت نگاری کے کام میں پیش پیش تھے ان میں سے مزید چند اہم شخصیات کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

| سیرت نگار | سنہ وفات | سیرت پر تصانیف |
|-----------------------------|----------|--|
| سعید بن سعد عباده | 99 | کتاب المغازی |
| عامر بن شراحیل شیبی | 103 | کتاب الفتوح کتاب المغازی |
| ابان بن عثمان بن عفان | 105 | کتاب المغازی |
| وہاب بن منبہ | 110 | کتاب الفتوح کتاب المبتداء |
| عاصم بن عمرو بن قتادہ | 120 | سیرت کے مختلف موضوعات پر ان کی کتابیں تھیں |
| شرحیل بن سعد | 123 | فن مغازی پر کتاب لکھی |
| مخرم ابن شہاب زہری | 124 | کتاب المغازی |
| عمرو بن عبد اللہ السبعی | 127 | سیرت اور مغازی پر کئی کتب کے مولف ہیں |
| یعقوب بن عتبہ | 128 | سیرت پر ان کی تحریریں تھیں |
| عبد اللہ بن ابی بکر | 130 | کتاب المغازی |
| یزید بن رومان | 130 | کتاب المغازی |
| ابو الاسود یتیم عروہ | 137 | کتاب المغازی |
| موسیٰ بن عقبہ | 141 | کتاب المغازی |
| ابو المعتمر سلیمان بن طرخان | 143 | کتاب المغازی |

سیرت النبی ﷺ کے قدیم و جدید مصادر: ایک مطالعہ

| | | |
|---------------------------------|-----|--------------------------------|
| محمد بن اسحاق | 151 | کتاب المبتدأ والمنعش والمغازی |
| معمر بن راشد | 154 | کتاب المغازی |
| عبد الرحمن بن عبد العزیز حنیفی | 162 | کتاب السیرہ |
| ابو معشر سندی | 170 | کتاب المغازی |
| سلیمان بن بلال تیمی | 172 | کتاب المغازی |
| عبد الملک بن محمد بن ابو بکر | 176 | کتاب المغازی |
| علی بن مجاہد کابلی | 182 | کتاب المغازی |
| ابراہیم بن سعد بن ابراہیم | 183 | کتاب المغازی |
| زیاد بن عبد اللہ بکائی | 183 | کتاب المغازی |
| ابو اسحاق ابراہیم بن محمد نوازی | 188 | کتاب السیر فی الاخبار والاحداث |

تیسری صدی ہجری کے بنیادی مصادر

اس دور میں سیرت نگاران کے سوائے گرامی درج ذیل ہیں۔ جنہوں نے اپنی پوری زندگی وقف کر کے سیرت رسول ﷺ کو صحیح اسناد کے ساتھ اپنے منتقدین و معلمین سے روایت کیا اور سیرت نگاری کے کام کو آگے بڑھایا ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

| | | |
|----------------------------------|-----------------|--------------------------------------|
| احمد بن حارث | خراسان / بغداد | کتاب المغازی والسیر یا و ذکر ازواج |
| محمد بن یحییٰ مروزی | خراسان / بغداد | کتاب المغازی |
| ابو حذیفہ 206ء | بلخ / بخارا | کتاب المبتداء |
| محمد بن عمر بن واقد الواقدی 207ء | خراسان / بغداد | کتاب تاریخ و لمغازی و المغازی لمبعوث |
| | | کتاب السیرة |
| | | کتاب ازواج النبی |
| | | کتاب وفاة النبی |
| عبد الملک بن ہشام حمیری | 218ء بصرہ / مصر | سیرة ابن ہشام |

| | | |
|------------------------------|---------------------|---|
| عبدالرزاق بن ہمام بن نافع | 221ء صنعاء / صنعاء | کتاب المغازی |
| علی بن محمد مدائنی | 224ء بصرہ / بغدادیہ | کتاب النوادر |
| ابن عاصم | 233ھ دمشق / دمشق | کتاب المغازی |
| محمد بن عبداللہ بن نمیر کوفی | 234ھ کوفہ / کوفہ | کتاب المغازی |
| حسن بن عثمان زیاد | 243ھ بغداد | کتاب المغازی |
| حماد بن اسحاق | 267ھ بصرہ / سوس | ترکۃ النبی |
| محمد بن عیسیٰ ترمذی | 279ھ | کتاب الشمائل |
| ابوزرعہ | 280ھ دمشق / دمشق | سیرۃ النبیین صلی اللہ علیہم و آلہم و تاریخ خلفاء راشدین |
| اسماعیل بن اسحاق | 282ھ بصرہ / بغداد | کتاب المغازی |
| ابراہیم بن محمد بن سعید | 283ھ کوفہ / کوفہ | کتاب المغازی |
| ابراہیم بن اسحاق حربی | 285ھ بغداد / بغداد | کتاب المغازی |
| ابوبکر احمد بن خثیمہ بغدادی | 299ھ بغداد / بغداد | تاریخ کبیر |

عالم اسلام کے ایک عظیم مورخ ابن خلکان شمس الدین ابو العباس احمد بن محمد البرکی الاربلی متوفی 681ء اپنی کتاب وفیات الاعیان میں ابن ہشام کے بارے میں لکھتے ہیں:

"یہی ابن ہشام ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغازی و سیر "مصنف ابن اسحاق" کو جمع کر کے اس کو مہذب کیا اور اس کی تلخیص کی جس کی شرح سہیلی نے کی ہے اور یہی کتاب سیرت ابن ہشام کے نام سے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے" ¹³

چوتھی سے آٹھویں صدی ہجری تک کے بنیادی مصادر

علامہ ابن کثیر نے 774ء میں ایک معترضہ کتاب البدایہ والنہایہ لکھی جس میں زوال سے لے کر اپنی زندگی کے اس کتاب کے مکمل ہونے کے ایام تک حالات و واقعات کا نہایت مستند جامع تاریخی روزنامے کی صورت میں مکمل زمانی اور مکانی ترتیب کے ساتھ تذکرہ کیا۔ علامہ ابن کثیر نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں جن سیرت نگاران کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے چند اہم شخصیات کا ذکر کرنا ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہے:

| | | |
|---------------------|------|------------|
| ابو عبدالرحمن نسائی | 303ھ | کتاب السنن |
|---------------------|------|------------|

سیرت النبی ﷺ کے قدیم و جدید مصادر: ایک مطالعہ

| | | |
|---|------|--|
| امام احمد بن حنبل | 307ھ | مسند |
| اسحاق بن عبد اللہ | 307ھ | مسند |
| ابو البشر الدولابی | 310ھ | سیر اعلام النبلاء |
| محمد بن اسحاق بن خزیمہ | 311ھ | الصحيح |
| محمد بن عقیل البلیخی | 316ھ | صحیح مسلم کی احادیث کا استخراج کیا |
| یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم الاسفرینی | 316ھ | |
| قاضی ابو عمر محمد بن یوسف الماکی | 320ھ | جامع سند |
| ابو جعفر الطحاوی | 321ھ | التاریخ الکبیر |
| عمر بن ابی عمر محمد بن یوسف بن یعقوب | 328ھ | مسند |
| علی بن حمشاد بن سخون | 338ھ | کتاب الجامع |
| احمد بن سلیمان بن الحسن حنبلی | 348ھ | مسند امام احمد |
| ابو لسیمان الخطابی | 349ھ | ابو داؤد کی شرح العالم، بخاری کی شرح الاعلاء اور غریب الحدیث |
| ابو القاسم الطبرانی سلیمان بن محمد بن ایوب | 360ء | کتاب السنۃ، کتاب مسند الشامیین |
| ابو بکر عبدالعزیز جعفر | 363ء | مختصر السنۃ |
| ابو علی یاسر جسی الحسین بن محمد بن احمد | 365ء | ایک مسند اور القبائل اور المغازی تصنیف کی |
| ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب | 387ء | معالم السنن، شرح بخاری |
| ابو احمد عبد اللہ بن محمد ابی علان | 408ء | معجزات النبی ﷺ جس میں ایک ہزار معجزات کو جمع کیا |
| ابو عبد الرحمن السلمی محمد بن الحسین بن محمد بن موسیٰ | 412ء | تفسیر سنن اور تاریخ تصنیف کی |
| ابو عمر الهاشمی البصری القاسم بن جعفر بن عبد الواحد | 414ء | ابو علی اللؤلؤی سے سنن ابو داؤد روایت کی |

| | | |
|--|------|---|
| المعجم الصحابہ، دلائل نبوت اور طب نبوی کے بارے میں بھی آپ کی کتاب ہے | 430ء | ابو نعیم اصبہانی احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق |
| المجمع بین الصحیحین | 488ء | ابو عبد اللہ الحمیدی محمد بن ابی نصر فتوح بن عبد اللہ بن حمید اندلی |
| شرح السنۃ، الجامع الصحیحین | 516ء | الحسین بن مسعود بن محمد البغوی |

بیان کردہ معلومات سے ثابت ہوتا ہے کہ سیرت نگاری کے رجحانات دورِ سلف صالحین میں بھی پائے جاتے تھے۔ اگر یوں کہا جائے کہ سیرت نگاری ہر دور میں رائج رہی تو یہ کہنا غلط نہ ہو گا۔

سیرت النبی ﷺ کے جدید مصادر

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ سے متعلق مستند روایات کا وہ ذخیرہ جو تاریخ میں سیرت و مغازی کے نام سے منسوب ہوا اور جس میں رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے لے کر وفات تک تمام حالات و واقعات صحیح اسانید و روایات کی بنیاد پر اسلام کی پہلی گیارہ صدیوں میں عرب و عجم کے محدثین اور مؤرخین چاہے وہ متقدمین ہوں یا متاخرین انکی تحقیقی کاوشوں سے جمع ہوا وہ دنیا کے عجم کے دوسرے علاقوں میں مصادر و مراجع کے نام سے مشہور ہوا اور انہی سے سیرت نگاری کے لیے ماخذات روایات دنیا کے تمام خطوں میں قبول کیے گئے اس لیے تدوین حدیث و سیرت کا کام جن اسماء الرجال کی بنیاد پر جس انداز میں عالم اسلام کے ماہرین علوم و فنون نے کیا اس کی مثال باقی دنیا کی تمام اقوام کے اندر ہر طرح کے اعلیٰ پائے کے مشاہیر بھی دینے سے قاصر رہے۔ ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر اپنی کتاب "امیر کبیر ہمدانی" میں لکھتی ہیں کہ:

"اس ایک ورق کے رسالہ میں شاہ ہمدانی نے حضور سید الانبیاء سرور کائنات محمد الرسول اللہ ﷺ کا حلیہ

مبارک اور اسنادِ قلم بند کی ہیں" ¹⁴

"انیس الغرباء کتاب ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے جس میں رسول اکرم ﷺ کی بعض احادیث، ان کا ترجمہ اور صوفیانہ رنگ میں ان احادیث کی تشریح کی گئی ہے۔ پروفیسر عبد الجبار شاکر "حیات سرور کائنات" کے مقدمہ میں سیرت نگاری کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"برصغیر پاک و ہند میں سیرت نگاری کے ارتقاء پر نظر دوڑائیں تو اس کا آغاز دوسری صدی ہجری میں

دکھائی دیتا ہے" ¹⁵

عبد الجبار شاکر اپنے مقدمہ میں درج ذیل کتب کا تذکرہ کرتے ہیں:

| نام سیرت نگاران | سن وفات | کتب |
|---------------------------------------|---------|------------------------------------|
| ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن سندھ مدنی | 170ھ | مغازی |
| ابو جعفر محمد بن ابراہیم دیلمی | 322ھ | مکاتیب النبی ﷺ |
| حافظ شمس الدین محمد بن علی ابن طولون | 953ھ | اعلام السالکین عن کتب سید المرسلین |

سیرت النبی ﷺ کے قدیم و جدید مصادر: ایک مطالعہ

| | | |
|---|-------|--|
| ذیل میں مشہور سیرت نگاران اور ان کی کتب کا تذکرہ کیا جاتا ہے: | | |
| خواجہ بندہ نواز گیسو دراز | 825ھ | معراج العاشقین سیرت النبی ﷺ |
| محمد علی سامانی | 851ھ | سیر محمدی |
| ابو بکر بن محمد بھرجی | 915ھ | ترجمہ حصن حصین (فارسی) |
| ابو بکر بن محمد بھرجی | 923ھ | عین الوفا ترجمہ الشفاء |
| میر سید عبدالاول حصینی زید پوری | 968ء | منتخب السفر العادة (فارسی) |
| علی متقی برهان پوری | 975ھ | شرح شمائل ترمذی (فارسی) |
| محمد بن طاہر بٹنی | 986ھ | مجمع بحار الانوائی غرائب التنزیل (فارسی) |
| مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری | 990ھ | شرح علی شمائل النبی ﷺ |
| شیخ یعقوب بن حسن صرنی | 1003ھ | مغازی لنبوة (فارسی) ¹⁶ |
| امام احمد رضا خان بریلوی کی 1879ء تا 1887ء کی درمیانی مدت میں لکھی ہوئی حضور اکرم ﷺ کی سیرت، حلیہ اور مولود پر درج ذیل کتب ہیں: | | |
| سلطنتہ المصطفیٰ فی کل الوری | 1879ء | |
| اقامتہ القیامتہ علی طاعن القیام لنبی تھامہ | 1881ء | |
| تجلی البیتین بان نبینا سید المرسلین | 1887ء | |
| اسماع لاربعین فی شفاعتہ سید شفاعتہ سید المحبوبین ¹⁷ | 1887ء | |

محمد بن قاسم کا دور اور سیرت نگاری:

برصغیر میں سیرت نگاری کا کام آٹھویں صدی ہجری میں شروع ہوا۔ عربی زبان میں کتب سیرت نگاری کے ذخائر جو مشاہیرین اسلام کے ذریعے برصغیر میں پہنچے ان مصادر و مراجع کی مدد سے سیرت نگاری کا کام اردو زبان میں تبدیل ہونے لگا یہ عمل صحیح معنوں میں برصغیر میں پچھلی تین صدیوں سے جاری ہے۔ اس کی جھلک برصغیر میں لکھی جانے والی اردو سیرت نگاری کی کتب کی فہرست میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ برصغیر کی تاریخ میں سیرت نگاری کے کام کی بنیاد اس وقت رکھی گئی جب جنوب سے محمد بن قاسم اپنی سپاہ لے کر سندھ میں داخل ہوئے اور شمال سے محمود غزنوی دہلی، آگرہ اور لاہور میں داخل ہوئے تو اس وقت یہ ضرورت شدت سے محسوس ہوئی کہ عربی اور فارسی زبان کے علاوہ ایسی زبان کا اجراء کیا جائے۔ چنانچہ اردو میں کام شروع ہوا:

"اس ضمن میں سب سے پہلا نام عین الدین گنج العلم کا لیا جاتا ہے جن کے (725ھ) تالیف کردہ تین اردو رساں کا ذکر شمس اللہ قادری نے اردو قدیم میں کیا ہے" ¹⁸

نویں صدی ہجری تا چودھویں صدی ہجری کے مصادر

برصغیر میں نویں صدی ہجری سے چودھویں صدی ہجری یعنی بیسویں صدی کے نصف تک کے اردو سیرت نگاران اور ان کی کتب درج ذیل ہیں:

| | |
|----------------------------|--------------------|
| حمید اللہ ماہر دہلوی | روف الرحیم ﷺ |
| خیر الدین | ریاض الازہار |
| سرور علی | سوانح عمری محمد ﷺ |
| مولوی سعید احمد مارہروی | ریاض محمدیہ ﷺ |
| فیروز الدین | تاریخ محمدی ﷺ |
| فیروز الدین | سیرت محمدی ﷺ |
| سید فضل شاہ | تحفہ فضل |
| عبد العزیز لکھنوی | اخبار محمدی ﷺ |
| محمد ابراہیم ضیاء | ضیائے نبوت ﷺ |
| غلام محمد ہادی خان | سید الاخبار |
| محمد جان | اسرار احمدی |
| حکیم وکیل احمد سکندری پوری | انوار احمدیہ |
| امانت علی | تاریخ حال پیغمبر |
| عبد الغنی | ضیاء الابصار |
| مفتی عنایت احمد مکاوری | تواریخ حبیب اللہ ﷺ |
| نواب صاحب پریاواں | تاریخ احمد ﷺ |
| غلام سرور لاہوری | تحفہ سروری |
| حسن علی | سیرت نبوی ﷺ |

| | |
|---|--|
| خواجہ بندہ نواز گیسو دراز | معراج العاشقین (سیرت النبی) |
| محمد علی سانی | سیرت محمدی ﷺ |
| شیخ عبدالحق محدث دہلوی | ہدایج النبوة، حلیہ سید المرسلین جذب القلوب دیار المحبوب |
| مجدد الف ثانی | اثبات النبوة |
| شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | سرور الخزون |
| قاضی بدرالدولہ (نام: محمد صبغتہ اللہ) | فوائد بدریہ |
| شیخ حسرت کرنوالی | چار باغ احمد ان کے علاوہ رسول ﷺ کی سیرت کے خصوصی پہلوؤں پر بھی الگ الگ کتب اس دور میں تالیف ہوئیں۔ |
| حکیم رحمان علی خان | تحفہ مقبول در فضائل رسول |
| مخدوم علی یزدی | اخلاق محمدی ﷺ |
| عالم علی مراد آبادی | فضائل رسول مقبول |
| عبدالحفیظ کاکوری | فضائل احمدی |
| عبدالواحد غازی پوری | تحفۃ الاتقیاء فی فضائل سید الانبیاء |
| اسی طرح اگر شمائل کے ضمن میں کتب کو دیکھا جائے تو چند معروف درج ذیل کتب ملتی ہیں: | |
| سید امیر حسن | ممتاز التفاسیر |
| سر سید احمد خان | خطبات احمدیہ |
| شاہ ولی اللہ (عربی) | الدر الثمین فی مبشرات النبی اکرم |
| مرزا حیرت دہلوی | سیرت رسول ﷺ |
| فیروز الدین ڈسکوری | سیرت النبی ﷺ |
| سید امیر علی | The Sprit of Islam |
| محمد یوسف | سید المرسلین |

| | |
|--|--------------------------------------|
| سیرت رسول | مرزا حیرت دہلوی |
| نشر الطیب فی ذکر النبی الحنبیب ﷺ | مولانا اشرف تھانوی |
| آفتاب نبوت | سید ایوب احمد صابر شاہ جہاں پوری |
| سیرت النبی ﷺ | مولانا شبلی سید سلیمان ندوی |
| سوانح عمری حضرت رسول کریم ﷺ | مولانا ابورشید محمد عبدالعزیز |
| اصح السیر فی ہدیٰ خیر البشر ﷺ | مولانا حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف دانا |
| سیرت النبی (دو جلدیں) | مولانا شبلی نعمانی |
| سیرت النبی ﷺ (انگلی پانچ جلدیں) | سید سلیمان ندوی |
| معجزات محمدیہ | غلام نبی امرتسری |
| نسب نامہ رسول مقبول | کریم بخش |
| نسب نامہ رسول مقبول | قطب الدین |
| مکتوبات مصطفوی ﷺ | محمد فضل حق |
| انوار الایجاز | میر مہدی دہلوی |
| منہاج النبوة | خواجہ عبدالحمید |
| نجم الہدایۃ فی بیان المعجزات والبشارات | محمد مصطفیٰ |

پاکستان میں سیرت نگاری کے بنیادی مصادر

پاکستان میں علمی اور ادبی سیرت نگاری کا کام ہر مکتبہ فکر کی طرف سے نبی کریم ﷺ سے محبت، عقیدت، شگفتگی اور گہری نسبت و وابستگی کا عظیم مظہر ہے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد سیرت نگاری کے کام کو علماء نے وسیع پیمانے پر شروع کیا چھاپہ خانوں کی جدید اقسام ایجاد ہوئیں سیرت پر ضخیم سلسلوں کا اجراء ہوا اگرچہ برصغیر اور پاکستان میں فرقہ واریت کا کافی عمل دخل تھا۔ لیکن فرقہ واریت کے اس شر سے یہ خبر برآمد ہوئی کہ اسلامی ادب کا بے بہا ذخیرہ جمع ہوا اور سیرت نگاری پر فرقہ وارانہ اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کے تقابل کی بنیاد پر اس قدر کام ہوا کہ آج سیرت کی ہر مکتبہ فکر کی کتاب اپنے اندر ایک الگ جاذبیت رکھتی ہے اور یوں سیرت و حیات طیبہ ﷺ سے متعلق اردو زبان میں مواد اس قدر جمع ہو گیا کہ پچھلی صدیوں میں دوری کی گئی سیرت پر تصنیف کو پیچھے چھوڑ گیا۔ جیسا کہ پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی ڈاکٹر شیر محمد زمان کے علمی نچوڑ "نفوش سیرت" کے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں کہ:

"برصغیر پاک و ہند کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہاں سیرت نگاری کے جدید اسلوب کی بنیاد رکھی گئی۔ واقعاتی سیرت نگاری کے تحقیقی اسلوب کے ساتھ ساتھ صفاتی و تجزیاتی انداز پر بھی لکھا گیا۔ استعمار کے زیر اثر جو تنقیدی مطالعے پیش کئے گئے ان کا جائزہ بھی لیا گیا۔ اردو زبان کا دامن سیرت النبی ﷺ پر شاندار تصانیف سے مزین ہے اور بعض کتابیں تو یقیناً اس پایہ کی ہیں کہ ان کی نظیر کسی اور زبان میں نہیں ملتی" 19

قیام پاکستان سے پہلے سیرت نگاری

| | |
|-------------------------|------------------------------------|
| پنجمبر اعظم آخر ﷺ | ڈاکٹر نصیر احمد ناصر |
| حیات رسول ﷺ | لیٹینینٹ کرنل ڈاکٹر محمد ایوب |
| فرائین و مکاتیب | نصیر الدین الاجتہادی |
| سیرت فخر دو عالم ﷺ | عطاء اللہ خان ٹوکنی |
| معراج انسانیت | غلام احمد پرویز |
| سیرت النبوی ﷺ | سیما ب اکبر آبادی |
| سید کریم ﷺ | مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری |
| حیات سرور کائنات ﷺ | ملا واحدی |
| سیرت جادوانی ﷺ | خاں بہادر مسعود الزمان |
| رسول اکرم ﷺ | قاضی نواب علی |
| سید البشر ﷺ | ابوالعلائی پریس آگرہ |
| اسوہ حسنہ ﷺ | انوار اللہ طبیبی |
| میلا محمدی ﷺ | گلزار محمدی لکھنؤ |
| سیرت رسول ﷺ | جامع اسلامیہ ڈھانیل سورت |
| سرایائے سید المرسلین ﷺ | عبدالشکور لکھنوی |
| رؤف رحیم (سیرت النبی ﷺ) | جمیعت مسلم نوجوانان سکندر آباد دکن |
| سرور عالم ﷺ | علوی پریس بھوپال |
| سرور انبیاء ﷺ | ملا واحدی۔ دہلی |
| سیرت محمدیہ ﷺ | آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی |

قیام پاکستان کے بعد سیرت نگاری:

| | |
|---|--------------------------|
| ضیاء النبی ﷺ | پیر محمد کرم شاہ الازہری |
| جلوہ جاناں ﷺ | منظور احمد شاہ |
| مسلم الوصول الی اسرار الرسول ونزول الملائکہ | پنجاب پریس۔ سیالکوٹ |

| | |
|---|---------------------------|
| الحبيب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | حسن اختر |
| نور علی نور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | محمد اسلم جیلانی |
| جان عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | علامہ سید سعادت علی قادری |
| سید المرسلین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | پروفیسر سعید اختر |
| سیرت سرور عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | سید ابوالاعلیٰ مودودی |
| حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | پروفیسر محمد یعقوب |
| خلق محمدی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | انجمن خدام الدین لاہور |
| سید العرب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | محمود رضوی |
| داعی اسلام کی حیات طیبہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | ابو سلیم محمد عبداللہ |
| محسن انسانیت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | مولانا نعیم صدیقی |
| سید الکونین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | محمد صادق سیالکوٹی |
| پیغمبر انسانیت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | شاہ محمد جعفر پھلواری |
| ہادی اعظم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | سید فضل الرحمن |

خلاصہ بحث

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زندگی محض واقعات پر مشتمل نہیں بلکہ تکمیل رسالت ان کی زندگی کا سب سے حسین اور درخشنا پہلو ہے اس کا تعلق نہ صرف آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حیات مبارکہ سے ہے بلکہ پوری انسانیت سے ہے۔ اس لحاظ سے بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ اور سیرت پر زیادہ لکھا گیا ہے کیونکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو پوری انسانیت کا رہبر بنا کر بھیجا گیا ہے اس لیے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سیرت کی روشن کرنیں تمام انسانوں تک ہر دور میں اہل علم کی ان تصانیف کی صورت میں ہوتی رہیں گی۔ اس لیے اہل علم نے ابتدا سے لے کر اب تک ہر دور میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ پر مختلف انداز میں تحریری نگارشات پیش کیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سیرت نگاری کا شرف حاصل کرنا ہر مسلمان کی ہمیشہ سے آرزو رہی ہے مسلمانوں کے اس فخر کا قیامت تک کوئی حریف نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے اپنے پیغمبر کے حالات و واقعات کا ایک ایک حرف اس استقصاء کے ساتھ محفوظ رکھا کہ کسی شخص کے حالات آج تک اس جامعیت اور احتیاط کے ساتھ قلم بند نہیں ہو سکے اور نہ آئندہ کیے جاسکتے ہیں۔ مختلف علاقوں، مختلف زبانوں اور حقیقی، تجزیاتی اور سیرتی ادب پر بہت ساموا دکھا گیا ہے۔ اہل علم نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کو موضوع سخن بنا کر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ہمیشہ ہر دور میں جاری و ساری رہے گا۔ یہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذات بابرکات کی عظمت ہے کہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی تعریف و توصیف اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ذکر میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے سیرت کا مطالعہ محض ایک علمی مشغلہ ہی نہیں بلکہ اہم دینی ضرورت ہے جبکہ غیر مسلموں کے لیے سیرت کے مطالعہ کی نوعیت اس سے کچھ مختلف ہو سکتی ہے۔ غیر مسلم کا سیرت کے مطالعہ کا مقصد ان حالات اور اسباب سے آگاہی ہو سکتا ہے کہ جس کے تحت آپ نے تیس سال کے قلیل عرصہ میں دنیا میں ایک ایسا انقلاب برپا کر دیا اور عرب کی جاہل قوم سے ایک ایسی امت تیار کر دی کہ جس کے کارنامے مؤرخین عالم کے لیے انتہائی دلچسپ اور موجب صد حیرت ہیں۔ وہ غیر مسلم جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف بغض و عناد رکھتے ہیں، ان کے مطالعہ سیرت کا مقصد اصل حقائق سے آگاہی حاصل کر کے انہی

واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اور حقیقت کے برعکس ان واقعات کو اپنے رنگ میں پیش کر کے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کرنا بھی ہو سکتا ہے۔

References

- ¹ Al-Duktūr Mufī Muḥammad, *Al-sīrah al-‘Ālamī Shshmāhy: Sīrat kay Ahmyt* (krājy : zavvār Ikeydaymi pbly kyshnz, 1999), 25.
- ² Walī al-Dīn Muḥammad Ibn ‘Abdullāh Tabrīz, *Mishkūt al-Maṣābīḥ: Kitāb al-‘Ilm* (Lahore: Maktabah Ṭḥmānyh, n.d), Ḥadīth no: 188
- ³ ‘Abdullāh Tabrīz, *Mishkūt al-Maṣābīḥ*, Ḥadīth no: 216.
- ⁴ Al-Duktūr Jawād ‘Alī, *Mākhdh Tārikh Ṭabarī*, trans. Nuthār Aḥmad Fārūqī (Lahore: Dūst aysy Ayt, 1998), 23.
- ⁵ Sajjād Ṣāḥīr, *Sīrat Ngāry kā Āghāz wa Irtiqā’* (1999), 80.
- ⁶ Sajjād Ṣāḥīr, *Sīrat Ngāry kā Āghāz wa Irtiqā’*, 81.
- ⁷ Abū al-Faḍl Aḥmad ibn ‘Alī Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī, *Fath al-Bārī Sharḥ Ṣāḥīḥ Bukhārī, Kitāb al Jihād wa al-Siyar* (Beirūt: Dār al-Fikr, 1996), 6:3.
- ⁸ Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī, *Kitāb al-Mughāzī* (1996), 7:279.
- ⁹ Abū ‘Abdullah ibn Sa‘d Ibn Sa‘d, *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā* (Beirūt: Dār Ṣādir, 1376H), 2:376.
- ¹⁰ ‘Allāmah Abū al-Fidā’ Muḥammad Ibn Kathīr, *Al-Bidāyah wa al-Nihāyah* (Beirūt: Maktabah al-Ma‘ārif, 1966), 64.
- ¹¹ Shams al-Dīn Muḥammad Ibn Aḥmad Ibn ‘Uthmān al-Dhahabī, *Siyar A‘lām al-Nubalā’* (Beirūt: Maktabah Mu’assasat al-Risālah, 1401H), 127.
- ¹² Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī, *Tahdhīb al-Tahdhīb* (Beirūt: Dār Ṣādir, 1376H), 1:97.
- ¹³ Shams al-Dīn Abū al-‘Abbās Ibn Khallikān, Aḥmad Ibn Muḥammad al-Barakī al-Irbilī, *Wafayāt al-A‘yān* (qāhrh: Maktabah alnhāḍh Imṣryh, 1367H), 1:315.
- ¹⁴ Sayyid al-Duktūr Ashraf Ṣafar, Amīr Hamadānī, *Nadwat al-Muṣannifīn* (Lahore: 1972), 253.
- ¹⁵ Mullā Wāḥidī Dihlawī, *Hāt Surūr Kā’ināt* (Lahore: Idārah Nashrīyāt, 1367H), 15.
- ¹⁶ Al-Duktūr Muḥammad Ishāq, *Ilm Ḥadīth my Pāk Whnd kā ḥṣh* (Idārah Nashrīyāt, 1367H), 156-161.
- ¹⁷ Mawlawī Ṭḥmān ‘Alī, *Tadhkuruhu ‘Imā’ Hind*, trans: Muḥammad Ayyūb Qādirī (bmb’y : Risālah al-Mīzān, 1976), 99.
- ¹⁸ Al-Duktūr Jālby Jamīl, *Tārikh Adab Ardū* (Lahore: Majlis Trqy Adab, 2005), 1:259.
- ¹⁹ Al-Duktūr Prof. Shīr Muḥammad Zamān jshty, *Nuqūsh Sīrat* (Lahore: Prwgrysw Baks, 2007), 21.